

“The one” and “The forever” left out scenes

Amira



ثمرین شاہ

<https://primeurdunovels.com/>

Amira

by

Samreen Shah

نوٹ :-

اس ناول کے جملہ حقوق گروپ آف پرائم اردو ناولز کے نام محفوظ ہیں۔ لہذا اس تحریر کی کسی بھی دوسرے رسالے، ڈائجسٹ، یا کسی ویب سائٹ پر کسی بھی شکل میں کاپی کرنا ممنوع ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

Copy rights reserved to :-

<http://primenovels.blogspot.com>

Amira

“The one” and “The
forever” left out scenes

ثمرین شاہ

مکمل ناول

یہ بات بُراق اور الان کی پیدائش کے چھ سال کی بات ہے
 اسٹریا ولا کا منظر تھا جہاں الان اپنی کتابوں میں گُم تھا اور بُراق دور دور بین سے اپنے اس پڑھا کو بھائی
 کو دیکھ رہا تھا ابھی اسے حیا سے ڈانٹ پڑی تھی کے سکول سے کمپلین آئی کے ہر وقت کنسرٹ لگایا
 ہوتا ہے گانے کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے اور پھر الان کی تعریفیں
 البتہ مصطفیٰ بُراق کو کچھ نہیں کہتا تھا
 "اس عمر میں بھی بندہ پڑھائی ہی کرتا رہے ماما
 جب ساری زندگی ہی کرنی ہے تھوڑا سا چل کرنے دیا کریں۔"
 وہ اپنی چھوٹی سی گیتار کو سیٹ کر رہا تھا اور حیا نے گھورا
 "تمہارے بابا لائق ہیں دیکھو کہاں سے کہاں پہنچ گئے ان کو چھوڑو ولی چاچو، دادا ابا سارے اتنے
 سیکسفل ہیں اوین الان ڈاکٹر بن جائے گا اور تم مراسیوں کی طرح لوگوں کو گانے سُنانا۔
 "چھ سال میں بن ہی نہ جائے الان ڈاکٹر!" بُراق سر جھٹکتے ہوئے بولا

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

"اور ڈاکٹر کون سا فینس ہوتے ہیں میں فینس ہو گا میرے فین ہو گئے مئی آپ جب گزری گی تو کہے گئے وہ دیکھو

راک سٹار براق کی مئی آپ ابھی مسز مصطفیٰ کے نام سے مشہور ہے لیکن بیس سال بعد آپ راک سٹار براق مصطفیٰ کی مدر سے ہو گی۔"

حیا نے اپنے اس چھ سالہ بیٹے کو دیکھا جس میں کوئی شک نہیں وہ مصطفیٰ کا ہی خون تھا

"تمہارے بابا کو پتا چلا نہ تمہارے کیا ارادے ہیں۔" حیا ہر چیز کو سرسے ہی لینے لگ جاتی تھی

"بابا نے ہی تو مجھے کہا تمہارا جو دل کریں وہی کرنا اور بے بی گرل کی تو مت سنا!"

بُراق کے منہ سے بے بے گرل سنتے ہی حیا نے اپنے آپ کو گرتے گرتے سنبھالا کیونکہ وہ تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی تھی

"ممی! آرام سے بابا پھر غصہ ہو گئے سسر ہرٹ ہو گی۔" بُراق اٹھ کر ان کے پاس آیا تھا تو وہ چھ سال کا لیکن دیکھنے میں دس سالہ کا بچہ لگتا تھا

حیا نے اسے گھورا

"تم بابا کے ساتھ کیا لگتے رہتے ہو! انھوں نے جاسوس بنا رکھا ہے۔"

"جاسوس کی کیا ضرورت ہے ڈیڈی نے وہاں اتنے چھپ چھپ کے کیمرے لگاوائے ہیں۔"

ایک اور انکشاف پہ حیا نے ارد گرد دیکھا پھر بُراق نے معصوم انداز میں کیمرے کی طرف دیکھا

"سوری ڈیڈی آپ کی بی بی گرل نے مجھے گھورا۔"

"تمہیں تو دیکھتی ہوں اور اوپر سے تمہارے بیسٹ پاپا کو۔" حیا نے دانت کچکچائے۔

"ممی آپ ڈیڈی کو بیسٹ کیوں کہتے ہیں چاچو بھی کہتے ہیں ڈیڈی تو اتنے ہینڈ سم ہیں۔"

"تم چپ کرو گے ڈیڈی کے چچے!!"

"میں بیٹا ہو چمچا تو نہیں چمچا الان ہے۔"

"دیکھو لان میں بیٹھ کر پڑھ رہا ہے اور ایک تم ہو پتا نہیں کیا ہو گا۔"

حیا کو تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن سر جھٹک کر مصطفیٰ کو کال ملانے لگی

"ڈیڈی کے پاس بہت پیسہ ہے مئی میری ساری زندگی گزر جائے گی۔" وہ بلا کا حاضر جواب تھا

دروازہ کھلا اور الان ٹرے پکڑیں اندر آیا جس میں ایک جوس کا گلاس اور یقیناً پلیٹ میں میڈیسن تھی

"مئی آپ کی میڈیسن ٹائم ڈیڈی نے ابھی مسیج کیا تھا۔"

حیا منہ کھولے الان کو دیکھ رہی تھی پھر براق کو دیکھا۔

"تعریف کے لیے میرا بھائی کچھ بھی کر سکتا ہے۔" براق نے کندھے اچکائے۔

"تم میرا بلڈ پریشر بڑھاتے ہو وہ کم کرتا ہے!" پھر اس کے دو منٹ بعد فون بجا دیکھا تو حیا کے بیسٹ

کا ہی تھا۔

حیا نے الان سے ٹرے لی اور اسے اپنے پاس بیٹھا کر فون اٹھایا وہ کچھ بولنے لگی کے مصطفیٰ بول پڑا

"تم ٹھیک ہو تمہارا چہرہ اتنا پیلا کیوں ہو رہا ہے اور بلڈ پریشر میں ابھی نکل رہا ہوں!"

"آپ اتنی نظر کیوں رکھتے اور میرے بیٹوں کو کیا پٹی پڑھا رہے ہیں۔"

"میں نے میں نے کچھ نہیں کیا وہ اپنی مئی اور بہن کا خیال رکھ رہے ہیں جو کے انہیں رکھنا چاہیے

خاص کر میری غیر موجودگی میں۔"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

"Unreasonable

Mommy dad loves you he's not unreasonable

That's my boy

"مصطفیٰ بُراق کی آواز سُن کر فخر انداز میں بولا

"دیکھا میرے چھ سال کے بیٹے کو پتا ہے میں انریزنبل نہیں ہو بلکہ تم سے پیار کرتا ہو لیکن تم !!"

"اچھا آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ابھی نماز پڑھ کر سونے لگی ہوں۔"

"نہیں میں نکل چکا ہوں مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی اور پلیز کھڑے ہو کر نہ پڑھنا اور وضو کا جو میں

نے انتظام کروایا ہے ویسے ہی کرنا یاد ہے تم گر گئی تھی اور تمہارے پیر پہ نیل مجھے ابھی بھی غصہ

دلاتے ہیں۔"

"ممی ڈیڈی صبح کہہ رہے ہیں۔"

"کیونکہ ڈیڈی کے پاس پاور ہے! ممی نہیں مانے گی تو ڈیڈی کا پتا ہے نا۔"

الان کے کہنے پہ بُراق بولا حیا منہ کھولے اپنے اس منہ پھٹ بیٹے کو دیکھ رہی تھی

"اصف صاحب! آپ کو کنٹرول کرنا پڑیں گا یہ جو بُراق صاحب ہے ان کی نظر ہر طرف ہوتی ہے۔"

بُراق فخر سے اپنے کالر اکڑانے لگا

"میں کچھ نہیں کر سکتا خیر میرے بیٹے کو دو فون اینڈ آئی لو یو!! پلیز جو ہدایت دیں اسے فالو کرنا اور

میری بیٹی کو بھی تنگ نہ کرنا

"یہ لو بات کرو اپنے باپ سے۔"

بُراق نے گیتار رکھتے ہوئے مڑا اور فون لیکر کمرے سے باہر نکل چکا تھا

"ارے!"

حیا نے اسے جاتا ہوا دیکھا اور پھر الان کو جو اس کے انتظار میں بیٹھا تھا

"تم جا کر ان دونوں کی بات سُن آو پتا نہیں کیا میری درگت بنانے کی تیاری کر رہے ہو گئے۔"

"مُمی سُن لیتا لیکن ایک مسئلہ ہے؟"

الان نے اُٹھ کر انھیں میڈسن پکرائی اور جوس کا گلاس اُٹھایا حیا نے مسکرا کر میڈسن منہ میں ڈالی اور

جوس کا گلاس بھی

"کیا مسئلہ ہے جانو!"

حیا گھونٹ لیتے ہوئے بولی

"ڈیڈی اور بُراق اس لینگویج میں بات کرتے ہیں جو مجھے نہیں آتی!"

"او کام ان ڈونٹ ٹیلی می مصطفی ولی بھائی کے ساتھ ساتھ بُراق سے بھی جرمن میں بات کرتا ہے

لیکن اس نے سیکھی کب!"

"پتا نہیں بُراق بہت مشکوک اور چلاک ہے مجھے تو لگتا ہے یہ بڑے ہو کر انٹیلجنس میں جائے گا۔"

حیا ہنس پڑی اسے پھر درد محسوس ہوا لیکن سر جھٹک کر الان کو اپنے ساتھ لگایا

"اگزامز کی تیاری کیسی ہے؟"

حیا نے اس کے بال سہلائے

"ائے ون ممی !"

مصطفیٰ نے اپنا فون بند کیا اور ولی اسے گہری مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

"تو نے اپنے بیٹے کو اس عمر پہ ہی کام پہ لگا دیا؟"

مصطفیٰ اس کا مطلب سمجھ چکا تھا اور ہنس پڑا

"میں نے کب لگایا ہے وہ خود ایسا ہے !"

ڈرائور کو اس نے اشارے سے روکا اور کار شاپنگ سنٹر کے قریب رُکی

"اب کدھر؟"

ولی نے مصطفیٰ کو دیکھا اور مصطفیٰ کے چہرے کو دیکھ کر اس نے اپنی آنکھیں گھمائی

"ناٹ آگئیں مصطفیٰ اب بس بھی کر دیں تیری بیٹی اس دُنیا میں آئی نہیں اور تو اس کا جہز اکھٹا کرنا

شروع کر دیا۔"

"بکواس نہ کر میری بیٹی مجھے چھوڑ کر کہی نہیں جائے گی۔"

مصطفیٰ اپنی گلاس آنکھوں پہ ٹکا کر تیزی سے بولا

"ایک نہ ایک دن تو اسے جانا ہی ہے!"

ولی مسکراتے ہوئے شاپنگ سنٹر میں داخل ہوا

"تیری براہم کیا ہے وہ آئی نہیں تو اس کی شادی کی بات کرنے لگا۔"

مصطفیٰ کو سوچتے ہوئے عجیب لگ رہا تھا

"ہاں جب اسے تجھ جیسا بندہ ملے گا اور وہ تم سے ملاوانے بھی کم ہی لایا کریں گا اور رہنے تو بالکل

بھی نہیں دیں گا پھر تجھے پتا چلے گا حیا کی ممی کا۔"

مصطفیٰ ڈیزنی شاپ کے اندر گھسا اور اسے بازو پہ مارا

"اُف بیسٹ !!!"

ولی نے گھورا

"یہ میری ساسو ماں تجھے کیا پٹی پڑھاتی ہے میرے خلاف! اور ایک بات میری بیٹی ہمیشہ میرے

ساتھ رہے گی رہی بات شادی کی تو میں وہی شخص ڈھونڈو گا جو اسے مجھ سے بھی زیادہ چاہیے گا اور

لاسٹ بٹ ناٹ لیسٹ شادی کے بعد بھی امیرا ہمارے ساتھ رہے گی۔"

"واو مسٹر نے پہلے سے پلینگ کی ہے پھر تو کر ہی نہ لے آپ کی پرنس سے۔"

امیرا کا مطلب پرنس تھا اس لیے ولی اسے پرنس کے نام سے بولتا تھا

"مسٹر آپ بھی نہ ہنسے آپ بھی دو بیٹیوں کے باپ ہے۔"

مصطفیٰ سنو وائٹ ڈریس پہ پڑی جو ایک شو پیس میں لگا ہوا تھا یہ سارے ڈریس میں سے سب سے

مہنگا ترس آؤٹ فٹ تھا ولی نے مصطفیٰ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو منہ کھل گیا

"نو نو نو !!!"

مصطفیٰ مسکرایا

"آئی لو آٹ میرے پرنس یہی پہنے گی جب وہ میری گود میں آئے گی۔"

"کریزی مین نیو بورن یہ پہنے گی۔"

ولی نے اپنے پاگل دوست کو دیکھا

"تو کیا میری بیٹی عام سی ڈریس میں آئی گی اور یس اس کے پیدائش کے وقت سب ڈیزنی تھیم میں

آئے گئے میری پرنس آرہی ہے کوئی عام بچی نہیں اور ہاں وہ آڈر کردیں تھے کے اس کی خبر کے

بعد پورے شہر میں مٹھائی بانٹنے ہے

"ہاں دماغ خراب ہو گیا آپ کا۔"

"میں سریس ہوں اور ان یتیم بچوں کے لیے ہال بھی بک کیے تم نے ان کو کھانا اور کپڑے دینے

ہے۔"

"یس باس!"

ولی نے آنکھیں گھماتے کہا

"پرفیکٹ کوئی کمی نہیں رہنے چاہیے سب کچھ تو ہو گیا اب ایک چیز رہتی ہے۔"

"وہ کیا؟"

"حیا ڈیلوری کے بعد آنکھ کھولے تو اس کے کمرے روز دو قسم کے کے ساتھ ہر پھول بھرے ہو
اکسیپٹ لیلز اسے الرجی ہے باقی تو میں اس کے لیے بریسلٹ منگوا چکا ہوا ٹلی سے اور کیا رہتا ہے کچھ
تو رہتا ہے۔"

"ہاں بس اب آسمان سے پھولوں کی بارش چاند تارے توڑنے کے علاوہ باقی کی پلینٹس کی سیر کروانی
رہتی ہے ن۔"

"تو جیلز ہوتے رہنا میری محبت سے اور میری بہن کو بھی خوش کر دیا کر جتنا میں کماتا ہوا اتنا آپ
بھی کماتے ہیں۔"

مصطفیٰ آڈرز دیں چکا تھا تب اس سے بات کرتے ہوئے بولا

"کیا کریں آپ جیسا دل نہیں ہے ہمارا!"

ولی دانت پیستے ہوئے بولا

"ہوگا بھی نہیں!"

مصطفیٰ دل شکن مسکراہٹ سے کہنے لگا

وہ گھر کے اندر داخل ہوا گھر میں خاموش چھائی ہوئی تھی نہ بُراق کا شور تھا نہ حیا کی ڈانٹنے کی آواز تھی الان تو ویسے بھی شور نہیں کرتا تھا مصطفیٰ بالکل مطمئن انداز میں اپنی کمرے کی طرف بڑھا لیکن ایک منٹ کے لیے رُک گیا اس کا چہرہ سفید ہو گیا جبکہ آنکھیں پھٹ پڑی وہ اپنے اس سپانڈر مین بیٹے کو دیکھ رہے تھے جس نے سڑھیوں کے آخر میں ریلنگ پہ لٹکا کچھ لگا رہا تھا وہ یقیناً بینر تھا ولیم سسر کا مصطفیٰ اسے پکارنے لگا لیکن ڈر تھا اگر وہ گھبرا کر اس کی گرفت کمزور ہو گئی تو اس سے آگئے مصطفیٰ سے سوچا نہیں گیا لیکن وہ تیزی سے آیا بُراق واقعی اپنے کام میں گم تھا اور بندروں کی طرح لٹکے ہر چیز سے بے نیاز تھا مصطفیٰ اس کے قریب پہنچا اور اس کو تیزی سے پکڑ کر اٹھایا بُراق سپرائزڈ بالکل بھی نہیں ہوا تھا جیسے اسے پتا تھا اس کے ڈیڈی قریب ہے "تمہاری ممی صحیح کہتی ہے تم ایک نمبر کے شیطان پلس بندر ہو۔"

مصطفیٰ نے سڑھیوں پہ بیٹھ کر بُراق کو اپنی گود میں بیٹھایا بُراق نے اپنے بابا کی کوٹ سے ٹیشو نکال کر اپنا چہرہ صاف کیا کچھ معاملوں میں وہ بالکل اپنے باپ پر گیا تھا یا پو کہا جائے وہ مصطفیٰ کی کاربن کاپی تھا

"یہ کیا کر رہے تھے میں نے کہا تھا کسی اور سے کروانا ایک تو یہ نوکر پتا نہیں کہاں چلے جاتے ہیں کیوں میری بے بی گرل کو تنگ کرتے ہو!"

مصطفیٰ نے اس کے بروان بال پھیچے کیے اور اس کے سُرخ اناری گالوں پہ پیار کیا جو بالکل حیا کی طرح تھے

"ڈیڈی کوئی میرے اور آپ کی طرح کام کر سکتا ہے بھلا ہمیں اپنے کام سے سٹیفکشن ہوتی ہے۔"

"وہ تو میں اچھی طرح جانتا ہوں!"

مصطفیٰ مسکرایا اس کے گالوں میں پڑتا ڈمپل کو دیکھ کر بُراق نے اس انگلی سے ہمیشہ کی طرح پوک کیا

"مسٹر پڑھا کو کدھر ہے!"

بُراق نے اپنی آنکھیں گھمائی

"ابھی بھی پڑھ رہا ہے۔"

مصطفیٰ نے اپنی بھنویئے کھینچی

"تو آپ نے پڑھا!"

"ڈیڈی پلیز می کی طرح مجھے آپ نہ کہنے لگ جائے گا۔"

"اگر گریڈ آئے سے نیچے آیا تو؟ میری بے بی پریشان ہو جائے گی۔"

"آپ سنبھال لینا!"

مصطفیٰ ہنس پڑا اور اسے پیار کر کے اٹھا

"اب خبرادر ایسی حرکت کی ڈیڈی ناراض ہو جائیں گئے۔"

"نو ڈیڈی مئی کی ناراضگی برادشت ہو جاتی ہے آپ کی نہیں۔"

مصطفیٰ نے اس کے بال سیٹ کیے

"دائس مائی بوئی اب جاو ولی چاچو انتظار کر رہے ہیں۔"

"وہ کیوں؟"

"تمھاری علیزے آپنی بلا رہی ہے کوئی کام ہے انھیں۔"

اب براق صاحب سوچ میں پڑ گئے

"کیا ہوا؟"

براق کی پرسوچ نظریں دیکھ کر مصطفیٰ نے پوچھا

"کچھ نہیں جاتا ہوں کپڑے چینج کر لو!"

"اوئے جلدی کر ولی چاچو غصے ہو گئے۔"

"ولی چاچو کی کوئی فکر نہیں ہے وہ میں دیکھ لو گا۔"

وہ ہاتھ جھاڑتا ہوا نیچے کی طرف بڑھا مصطفیٰ نے پیار سے اپنے بیٹے کو جاتا ہوا دیکھا اور پھر حیا کے

جانے سے پہلے الان کی روم میں بڑھا

□ □ □ □ □ □ □ □

وہ روم میں آیا تو الان کو کمپیوٹر پہ مصروف پایا

"آسکتا ہوں میں یار!"

الان نے سر اٹھایا اور لیپ ٹاپ تیزی سے بند کیا

"ڈیڈی آپ اسلام رعلیم!"

"وعلیم و سلام یار تم سے تو بہتر تو براق ہے جو مجھ سے ایک چیز نہیں چھپاتا لیکن تم!"

الان گڑبڑایا گیا

"ڈیڈی کیا ہوا؟"

مصطفیٰ نے اسے گھورا اور اسے اٹھایا الان کی عینک اُتروائی جس سے اس کی لائٹ گرے آنکھیں صبح

طرح نظر آئی

"گھر کے انٹر ہونے کے بلیونز بل بورڈ ڈھیر ساری اپنی ممی کی چاکلیٹس تم نے منگوائی اور آڈریس ولی

کا دیں دیا تاکہ مجھے پتا نہ لگے ولی کو بتادیا مجھے نہیں۔"

"ڈیڈی میں نے ایسے کچھ سائنٹس کا پتا تھا جہاں بیسٹ آنٹنر ملتے ہیں باقی کام ولی چاچو نے کیا۔"

الان اپنے آنکھیں مسلتے ہوئے بولا

"ڈیڈی ناراض ہو گئے آپ سے ولی چاچو زیادہ اہم ہے نا جو ان کا ساری باتیں بتادیتے ہو۔"

الان نے تیزی سے نفی میں سر ہلا اور اپنے باپ کو پیار کیا

"نو ڈیڈ! آپ زیادہ اہم ہے لیکن ولی چاچو تو میرے دوست ہے۔"
"مصطفیٰ نے گھورا

"تو ڈیڈی آپ کے دوست نہیں ہے۔"

"آپ تو براق کے بڑی ہے۔"

مصطفیٰ نے ہلکی سا ہاتھ اس کے گالوں پہ مارا

"بلکل اپنے ماں پر گئے ہو شکی۔"

"ڈیڈیو لوممی ہاؤ کین یو سے دس۔"

پچھے سے براق کی آواز آئی جو بلکل تیار تھا

مصطفیٰ مڑا تو دیکھا براق صاحب کھڑے ہوئے تھے

"تم گئے نہیں ابھی تک۔"

"جانے والا تھا لیکن وہ میری وایج رہ گئی تھی۔"

وہ آگئے بڑھا اور اس نے جاکر ٹیبل سے وایج اٹھائی اور مڑ گیا

"اللہ حافظ ڈیڈی۔"

"اللہ حافظ مائی بوئی۔"

مصطفیٰ مسکرایا اور الان کو دیکھا

"نظر کمزور کر دو گئے پڑھ پڑھ کر تھوڑا سا ریٹ کر لو دیکھو بُراق کتنا چل اور ریلکس ہے۔"

الان نے اپنی جمائی روکی

"ڈیڈی اب میں بُراق تھوڑی ہوں مجھے پڑھنا پڑتا ہے وہ نہ بھی پڑھے اس نے پھر بھی نمبر لے آنے

ہیں۔"

مصطفیٰ ہنس پڑا اور الان کے گالوں پہ پیار کیا

"لیکن جاو کچھ کھا لو پینا ویسے بیٹھی ہوئی ہے جاو۔"

الان اب ہولے سے ہنس پڑا مئی صحیح

کہہ رہی تھی ڈیڈی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتے جارہے ہیں اور سارا کمال ان کا ہے

"چلو میں زرا اپنی گرلز کو دیکھ آو گا۔"

اس نے الان کو اتارا

اور آگئے بڑھ گیا

کمرے میں آیا حیا سو رہی تھی کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی وہ کھل کر مسکرایا

آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر اس نے کوٹ اُتارا اور جاکر چیس لاونج پہ رکھا

اور جھک کر اپنے جوتے کے تسمے کھولنے لگا

اس سے پہلے وہ سیدھا ہوتا کسی نے اس کے گرد بازو جمائل کیے

Amira's Dadda is finally home

حیا کی آواز پہ وہ کھل کر مسکرا پڑا

"تم اُٹھی ہوئی وی تھی۔"

وہ مڑا اور اس نے حیا کا سادہ چہرہ دیکھا

جس نے براون شلوار قمیض کے ساتھ ساتھ لمبی سے رسٹ کلر کی شال جو اس کے وجود کو ڈھانپ

چکی تھی مصطفیٰ نے پیار سے اسے اوپر سے نیچے دیکھا اور پھر اپنے ساتھ لگایا

"جیسے ہی ایک کالی مرسیڈیز انڈر ہوتی ہے اس کی ہارن کا مجھے نہیں پتا لیکن انجن جو آواز نکالتی ہے

مجھے پتا چل جاتا ہے میرا مصطفیٰ آگیا ہے۔"

مصطفیٰ نے مسکراتے ہوئے اسے اٹھایا

"چار گھنٹے کچھ زیادہ نہیں ہوتے مائی لیڈی۔"

وہ حیا کو پیار کرتے ہوئے بولا

حیا نے اس کے گردن پہ بازو جمائل کیے اور مصنوعی سوچ میں چلی گئی

مصطفیٰ چل کر اس بیڈ تک لیے گیا

"ہاں مصطفیٰ کے احساب سے تو چار گھنٹے چار سال ہو گئے لیکن میتھس کہتی ہے چودہ ہزار چار سو سکینڈ ہوتے ہیں چار گھنٹے میں۔"

مصطفیٰ نے اسے بیٹھایا

"بُراق آجکل بہت اچھی میتھس سکھا رہا ہے تمہیں۔"

وہ حیا کی آنکھ چومتے ہوئے بولا

"اب ایسا بھی نہیں ہے مجھے خود پتا ہے چار گھنٹے میں کتنے سکینڈ ہوتے ہیں۔"

"ایک سکینڈ میرے لیے کتنے بھاری ہوتے ہیں اور تم بات کر رہی ہو چودہ ہزار چار سو کی خیر تمہارے سر میں درد ہو گا تمہارے لیے اچھا نہیں ہے۔"

"ہاوس مائی گرل ڈیڈی کے بنا بھائی نے خیال تو رکھا۔"

حیا نے اپنے آنکھیں گھمائی مصطفیٰ نے اس کے گال چومے

"ایسا ویسا آپ تو ان دونوں کو ابھی سے ٹرینگ دیں رہے ہیں۔"

مصطفیٰ رُکا اور کھل کر ہنسنے لگا

My crazy crazy women you know why do I love you soo much

حیا ہمیشہ اس کے جواب پہ اسے نا سمجھی سے دیکھتی کیونکہ ہر بار اس کا جواب مختلف ہوتا اور

خوبصورت ہوتا

"تم اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے سب سے خوبصورت نعمت ہو میرے لیں ایسی سادگی ایسا بھولا پن کسی بھی شخص میں نہیں پایا جاتا تین بچوں کی ماں ہو لیکن ابھی بھی مائی انوسینٹ بے بی گرل اور بُراق الان کو اپنا فرض بتایا ہے بعد کی بات تو میرے زہن میں ہی نہیں تھی اور یار ایسی باتیں نہ کیا کرو ابھی تو میرے بچے ہوئے ہیں سب ان کے بڑے ہونے کی بات کرنے لگ جاتے ہیں ایسا لگتا ہے میں ان سے دور ہو جاؤں گا میں بڈھا ہو جاؤں گا بالکل کمزور جو تمہارا اور بچوں کا خیال نہیں رکھ سکوں گا یا پھر کیا پتا اس دُنیا میں نہیں رہوں گا۔"

حیا نے تڑپ کر سر اٹھایا

"مصطفیٰ میرے سے اپنا منہ نہ تڑوایے گا ہزار بار آپ کو کہا ایسی فضول بات مت کرا کریں میرے ساتھ میرے سر درد کی پڑی رہتی ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے آپ کے یہ کہنے سے میری روح کانپ جاتی ہے نہ بات کریں اللہ ایسا عجیب آدمی کبھی پیار کرتا ہے کبھی تکلیف۔"

مصطفیٰ نے اسے اپنے حصار میں لیا وہ نکلنے کی کوشش کرنے لگی

"آئیم سوری سویٹ ہارٹ دیکھنا مجھے بھی جنجھلاہٹ ہوتی ہے ابھی ابھی تو بہت پہلے موت کے منہ سے نکلا تھا ظاہر ہے میری حیا نے کتنی دعا کی تھی میرے لیں ابھی ابھی مجھے کچھ کیسے ہو سکتا ہے جب تک میری بے بی کی دعائیں میرے گرد حصار باندھتی ہیں۔"

"آئیندہ آپ ایسی بات نہیں کریں گئے۔"

حیا سختی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئے بولی

Okay my shining star happy

مصطفیٰ اس پر جھک کر محبتوں کی بارش کرنے لگا

حیا اُٹھنے لگی جب مصطفیٰ نے اس کا بازو پکڑا

"کدھر؟"

حیا نے اپنی شال ٹھیک کی اور سنبھل کر بیٹھی

"بُراق اور الان کے کھانے کا ٹائیم ہو رہا ہے میں دیکھ آو بیٹا نے انھیں کھانا دیا ہے کے نہیں۔"

"بُراق ولی کے گھر گیا ہے اور الان کو میں کھانے کے لیے بیٹا کے پاس بھیج چکا ہوں اور تمہیں اُٹھنے

کی ضرورت نہیں ہے بار بار۔"

"اب ایک ایک کر کے ڈیٹیل بتانا مجھے سچی سچی۔"

مصطفیٰ کی بات پہ اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور اسے گھورا

مصطفیٰ نے اس کی کھینچی ہوئی بھنویئے سیدھی کی

"ساری میڈسن ٹائیم پہ کھالی گئی ہیں ، ناشتہ لُچ کر چکی ہوں سوائے ڈنر کے وہ آپ کے ساتھ کرنا تھا

۔"

مصطفیٰ کے ماتھے پہ بل آئے

"میں نے کہا تھا کہ میرا انتظار کرو۔"

حیا نے معصوم سی شکل بنائی کے اب یہ بندہ لیکچر دینے نہ شروع کر دیں

"اب پتا نہیں میری امیرا کتنی دیر سے بھوکی ہوگی کیوں ظلم کرتی ہو مجھ پر۔"

حیا نے اس کے کندھے پہ سر رکھ دیا مصطفیٰ نے کوئی رسپونڈ نہیں کیا وہ ناراض ہو جاتا تھا وہ اسے ڈانتا

یا غصہ نہیں کرتا وہ بس خاموش ہو جاتا تھا اور ساری چیزوں میں اس کی خاموشی سب سے زیادہ

خطرناک ہوتی

حیا نے اس کا بازو ہلایا مصطفیٰ دوسری طرف منہ کیے بیٹھا رہا

"اوکے میں کھانا کھاتی ہوں ابھی زیادہ وقت تھوڑی ہوا ہے مسٹر آصف !!!"

مصطفیٰ بالکل چپ چاپ بیٹھا رہا

حیا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ موڑا لیکن وہ ضد میں دوبارہ منہ اُدھر کر لیا

"مصطفیٰ کیا بچوں والی حرکت کر رہے ہیں۔"

وہ جانتی تھی وہ ابھی اُٹھ نہیں رہا تھا اس سے حیا اس کی پیچھے بھاگتی تو اس کا نقصان ہوتا

"ٹھیک ہے میں لیٹنے جا رہی ہوں آپ بیٹھے رہیے۔"

وہ اُٹھنے لگی جب اس کی آنکھیں دھندلا گئی جب کے ایک چیر پھاڑ دینے والے درد سے اس کی چیخ

بے اختیار نکلی

ولی واش روم سے باہر آیا اس نے دیکھا اس کا فون بز ہو رہا تھا آج اسٹریا میں حالات صحیح نہیں تھے تیز طوفانی بارش سے ان کے رستے بند ہوئے وے تھے اس لیے تو وہ آفس سے جلدی آگئے تھے وہ چلتے ہوئے آیا تو دیکھا مصطفیٰ کو فون ہے ضرور بُراق کا پوچھنا ہوگا "اسلام و علیکم بولو مصطفیٰ؟ واٹ تو کہی مت جا میں آرہا ہوں میں کہہ رہا ہونا میں آرہا ہوں!" ولی تیزی سے باہر کی طرف بھاگا اور فجر کی طرف بھاگنے لگا

ولی اور فجر تیزی سے گھر پہنچے اور اوپر کی طرف بھاگے مصطفیٰ پریشانی سے کھڑا تھا جب ان دونوں کو دیکھا تو چیخ پڑا "کدھر رہ گئے تھے تم لوگ رُکنے کا کہا حیا کی حالت بہت سہل لگ رہی ہے۔" ولی اس کے پاس آیا اور فجر کو اشارہ کیا فجر کے ہاتھ کانپ رہے تھے لیکن خود میں حوصلہ پیدا کرتی تیزی سے اندر گئی مصطفیٰ بھی جانے لگا کے ولی نے اس کا ہاتھ پکڑا "تم رو رو کو!"

"کیا مطلب ہے میں اندر جا رہا ہوں اور کوئی ڈاکٹر کا انتظام نہیں ہو رہا تو میں اسے کہی اور لیے جاؤ گا۔"

"مصطفیٰ بڑی حالات دیکھ رہے ہو تم اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے فجر سب ہینڈل کر لے گی۔" اور اس کا یہ کہنا عزاب ہو گیا اور مصطفیٰ جھٹکے سے دیکھنے لگا اور ولی کو سمجھ آگئی کے بیسٹ آن ہونے لگا ہے

"فجر بات سنو میری۔"

فجر لیپ ٹاپ پہ بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی جب ولی اس کے پاس آیا "کیا ہے بولو؟"

فجر نے بیزار ہو کر سر اٹھایا کیونکہ اس کا کام اور کچھ نہیں سیریز دیکھنا تھا "حیا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے جلدی اٹھو!"

"کیا لیکن ہم ہو اسپتال کیسے جائے گے ایک تو بارش اوپر سے حالات بھی خراب ہیں۔" فجر لیپ ٹاپ چھوڑ کر جلدی سے پریشانی سے بولی

"ایک تو حیا کے بے بیز کو اس دُنیا میں جلدی آنے کی کیوں پڑی ہوتی ہے۔" "فجر!!!"

"اچھا اچھا سوری چلو اب مصطفیٰ بھائی نے تو گھر ہی ہلا دیا ہو گا۔"

"کچھ ایسا ہے لیکن ہم ہو سٹیٹل نہیں جارہے تمہارے پاس جو کچھ ہے لیں آؤ۔"
"کیا مطلب؟"

فجر نے رُک کر اسے دیکھا اور ولی نے اسے آنکھوں کے اشارے سے سمجھائے تو فجر کا دماغ آوٹ ہو گیا

"دماغ تو نہیں خراب تمہارا ولی میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔"

"لیکن تم نے یاد ہے افریقہ میرے ساتھ گئی تھیں وہاں پڑ۔"

"ولی وہ بھیڑ کا بچہ تھا تم انسان کے بچے کی بات کر رہے ہو!"

"کچھ نہیں ہو گا تم حیا کا بلڈ پریشر چیک کرتی رہنا فورگیٹ سیک فجر اب ٹائیم کم ہے جلدی تیار ہو اور پہنچو۔"

"ولی اللہ تمہیں پوچھے!"

فجر بے بسی سے تقریباً چیخی تھی

"اگر حیا میرے ہاتھوں مری تو مصطفیٰ نے مجھے تو توڑ کر رکھ دینا ہے۔ اُف اسے ولی کو تو کیڑے پڑے مشورہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا یہ آدمی!"

ولی نے اسے پکڑ لیا مصطفیٰ اسے ہٹانے لگا

"دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا کمینے انسان !! "

"فجر نے افریقہ میں بھی ڈلیوری کروائی ہے مصطفیٰ۔"

ولی سے بہت مشکل ہو رہا تھا اسے کنٹرول کرنا

"ولی ! حیا کوئی جانور نہیں ہے خدا کے قسم اگر اسے کچھ ہوا تو اپنا کفن بھی تیار کروالینا۔"

مصطفیٰ نے اس کے پیٹ پہ مارا ولی کہرا اٹھا اندر حیا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی اور باہر دو

دستوں نے وار کھولی ہوئی تھی الان شور کی آواز سے دروازہ کھول کر باہر آیا

"ڈیڈ ! چاچو !"

ولی مصطفیٰ کے بازو پیچھے لیں گیا اور مصطفیٰ ولی کو فلپ کر کے گرانے لگا جب الان بھاگتا ہوا ان کے

پاس آیا

Why are you guys fighting

(آپ دونوں لڑ کیوں رہے ہیں۔)"

Because your daddy's beast mode is on

(کیونکہ آپ کے پاپا کا بیسٹ موڈ آن ہو گیا ہے۔)"

ولی نے کہتے ہوئے مصطفیٰ کو چھوڑا اور اسے پتا تھا مصطفیٰ بیٹے کے سامنے تھوڑا سا لحاظ کر لے گا لیکن

بیسٹ صاحب اپنے سینس میں نہیں تھے وہ دروازے کی طرف بڑھا تھا جب ولی نے اسے مکا مارا

"تجھے تو آج میں مینٹل ہسپتال لیکر جاو گا۔"

"چاچو ہاو کوڈیو آپ نے ڈیڈی کو کیوں مارا!"

الان صدمے سے بولا کیونکہ مصطفیٰ کے ہنٹوں کا کونہ پھٹ گیا تھا

"یہ ڈیزرو کرتا ہے اور بس کر ورنہ تیرے بیٹے کے سامنے ہی تمھاری امبولینس پہنچانے والی عادت کر لو گا۔"

ولی کو پتا تھا الان یہ کیفیت دیکھ کر رو پڑیں گا آخر تھا تو بچہ ہی اور اوپر سے بُراق سے زیادہ سنسیٹو اسے کے ڈیڈی کو کچھ ہوتے دیکھ کر وہ سسکنے لگا

You're so bad chachu

(آپ بہت بُرے ہیں چاچو!)

"آئی نو یار۔"

مصطفیٰ سے الان کے آنسو برداشت نا ہوئے اور اس کے پاس چلا گیا اور اسے اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھا

ولی نے سکون کا سانس لیا یہ سب کب بڑے ہو گئے سوچتے ہوئے اس کی ہسنی چھوٹ گئی

الان کے ساتھ ہی وہ بستر پر لیٹ گیا اور ولی ایک گھنٹے بعد آہستگی سے آیا اس کے بازو میں پنک کپڑے میں لپیٹی کوئی گرٹیا تھیں مصطفیٰ کی گرٹیا جس کی شکل بالکل اولویا پر گئی تھی بھورے ہلکے گولڈن بال کے ساتھ ڈارک امیرالڈ گرین آنکھیں اور باقی سارے نقش مصطفیٰ پر گئے تھیں

وہ جاکر مصطفیٰ کے پاس جا کے بیٹھ گیا
 "آوے اٹھ جا بیسٹ فائنلی تیری پرنسس آگئی۔"
 ولی خاصی اونچی آواز میں بولا مصطفیٰ کسمایا اور آنکھ کھولی اور جلدی سے اٹھا
 "حیا حیا کیسی ہے۔"

وہ دیوانہ اب بھی حیا کا پوچھ رہا تھا ولی کو حیا پر رشک آیا واقعی میں حیا پر رشک ہی کیا جاسکتا تھا
 "ٹھیک ہے مسٹر تھوڑا سا پین ہے لیکن فجر نے امیر جینسی کٹ سے اس پین کے انجیکشن دیں جو پاپا نے پریسکرائیڈ کیے تھے اب اسے چھوڑ اسے پکڑ
 مصطفیٰ نے آنکھیں نیچے کی اور ایک دم جم گئی

تو بلا آخر مصطفیٰ کی پرنسس آگئی اس کی سب سے بڑی خواہش بھی خدا نے پوری کر دی خدا اس پر کس قدر مہربان ہے اس نے آج تک نہیں سوچا تھا اور اچانک اس کی آنکھیں نم ہو گئی جب کے لب

کپ کپا اٹھے جسے اس نے سختی سے بھیج لیا سوچ رہا تھا پکڑ کر ڈھیر سارا پیار کریں یا خود میں بھیج لے

"مصطفیٰ! جانتے ہو جب لیزے پیدا ہوئی تھیں میری بھی کچھ ایسی ہی فیلنگ تھیں لیکن تم سے تھوڑی مختلف پہلی بار باپ جو بنا تھا اُس قدر روح کو سکون بخش احساس لگتا ہے جب آپ کا ہی وجود کا حصہ اچانک آپ کی گود میں آجائیں اس وقت میں سیچپلس تھا اور اب بھی امیرا کو اپنی گود میں دیکھ کر ہوں اُوئے بس کر اب لیں اپنی پرنس جس کا تمہیں انتظار تھا آگئی۔"

ولی اس کے ساکت وجود کو ہلانے لگا اور وہ امیرا کو اُٹھانے کے بجائے ولی کے کندھے پہ سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

"ولی ماما نے مجھے معاف کر دیا میری ماما نے مجھے معاف کر دیا انھوں نے اپنے بد تمیز، گنہگار بیٹے کو معاف کر دیا۔"

ولی کو جھٹکا لگا

"دیکھو امیرا بالکل اپنی دادی پر چلی گئی کسی پر نہیں گئی بالکل میری ماما پر۔"

ولی ایک دم خاموش ہو گیا اور وہ ننھی سی گڑیا ایک دم ہلنے لگی اسے ماں کی ضرورت تھیں "چل اُٹھ اسے اُٹھا اور حیا کے پاس لیکر جا۔"

مصطفیٰ نے خود کو کنٹرول کیا اور اٹھا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس ہری آنکھوں والی گڑیا کو اٹھایا وہ گڑیا نے اپنی ننھی سی آنکھیں کھولی اور اپنے نقش کو کھینچنے جب کے اپنی چھوٹی سی انگلیوں کو کبھی کھول کبھی بند کر رہی تھی مصطفیٰ مسکرا پڑا اور جھک کر اپنی گڑیا کے ننھے نقش چومے اور احتیاط سے اٹھا کے کہی الان نا اٹھ جائے

وہ کمرے کی طرف بڑھا تو دیکھا فجر حیا کی ڈرپ سیٹ کر رہی تھیں اور حیا کی آنکھیں بند تھیں وہ بہت کمزور لگ رہی تھیں جبکہ چہرے پہ پیلاہٹ واضح تھیں فجر نے سر اٹھا کر دیکھا اور گھبرا گئی

"وہ وہ میں ! ایتم سوری بھائی ولی نے فورس کیا تھا۔"

اسے ڈر تھا مصطفیٰ کے چہرے پہ پیاری مسکراہٹ آئی

وہ چل کر آگئے بڑھا اور فجر کو اشارہ کیا فجر انگلیاں مڑورتی مصطفیٰ کے قریب آئی اور امیرا کو دیکھ کر

اس کے چہرے پہ بھی معصوم سی مسکراہٹ ابھری

مصطفیٰ نے جھک کر فجر کے سر پہ پیار کیا

"تھینک یو سوئی ! تم تو اکسپیرٹ ہو گئی اس کا تمہیں انعام ملے گا لگتا ہے جسٹن ٹریڈو سے میٹنگ

رکھواتے ہیں۔"

اور ایک دم فجر کے چہرے پہ دُنیا زمانے کی خوشی

"بھائی سچ میں اللہ بھائی تھینک یو سو مچ۔"

وہ مصطفیٰ کے ساتھ لگ گئی

"اوائے آرام سے محترمہ نے شور مچا دینا اور دیکھو میری بے بی سو رہی ہیں۔"

اس نے حیا کی طرف اشارہ کیا

"اللہ اپکو خوش رکھیں بھائی۔"

"حیا کیسی ہے؟"

"ایک دم ٹھیک ہے اس دفعہ حیا نے واقعی بہادری دکھائی ہے ورنہ میں تو گھبرا گئی تھیں۔"

مصطفیٰ نے پیار بھری نظروں سے حیا کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے سیدھی لیٹی ہوئی تھیں

"توبہ یہ روتی کتنا ہے۔"

بُراق نے پریشانی سے الان کو دیکھا جو بہت غور سے اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا

"ڈیڈی شی از ویری گرلی!"

بُراق کے اس تبصرے پر الان نے اسے دیکھا

Buraaq she is a girl that's why she is acting girly

"اُف لیکن اسے رونا کس بات پر آرہا ہے۔"

"ہٹو! تم سر پر جن بن کر کھڑے ہو گئے تو اس نے رونا ہی ہے۔"

مصطفیٰ نے بُراق جو امیرا کے تقریباً اوپر ہی چڑا ہوا تھا اسے ہٹایا

حیا پاس ہی بستر پہ ابھی سوئی وی تھیں

"چلو اپنے اپنے کمرے میں۔"

"ڈیڈی اسے بھی کہے اپنے کمرے میں جائے۔"

بُراق بستر سے اٹھنے کا نام نہیں لیں رہا تھا جبکہ الان سمجھدار بچوں کی طرح اٹھ چکا تھا
مصطفیٰ نے احتیاط سے امیرا کو اٹھایا جو آج سات دن کی ہو چکی تھیں اسے کاٹ میں لٹائے

"جب یہ آپ جتنی ہو جائیں گی تب یہ اپنے کمرے میں جائے گی۔"

"یہ چیٹنگ ہے ہم جب پیدا ہوئے تھے ہمارا کمرہ الگ تھا۔"

بُراق بستر پر کھڑا ہو کر کمر پہ ہاتھ ٹکا کر اپنے ڈیڈی کو بولا

حیا سب سن رہی تھیں اسے ہنسی آئی لیکن سوتی بنتی رہی

"تمہارے ساتھ الان بھی تھا

Daddy now wali chachu is right you are been unreasonable

بُراق بولا

"براق تمیز سے!"

الان تیزی سے بولا

"دو منٹ بڑے ہونے کا رعب نہ جھاڑو!"

"بس تم دونوں ابھی کمرے سے باہر امیرا میری پرنس ہے وہ میرے پاس رہے گی دائس اٹ۔"

"ہاں ہم بچارے غلام!"

براق بڑبڑایا حیا کی ہسنی چھوٹ گئی

"دیکھا اپنی ماما کو اٹھادیا! حیا بے بی ایئم سوری!"

مصطفیٰ نے بیچارگی سے منہ بنایا کیونکہ واقعی وہ سات دنوں سے سکون سے سو نہیں پائی تھیں اور یہی چیز مصطفیٰ کو پریشان کر رہی تھیں

"بس ڈیڈی کو اپنی بے بی گرلز کی پروا ہے کاش میں بھی بے بی گرل ہوتا کیوں الان!"

اب کی بار سب ہنس پڑیں سوائے الان کے جو اپنے سر پہ ہاتھ مار رہا تھا

"تمہارا کوئی بھروسہ نہیں ہے براق ڈیڈی کی توجہ کے لیں اگلے دن فراک نہ پہن لینا۔"

"بس بھی کرو تم دونوں ادھر آؤ۔"

حیا ہنستے ہوئے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا اور احتیاط سے بیٹھنے لگی مصطفیٰ تیزی سے آیا اور پیچھے تکیہ حیا کا

سیٹ کرنے لگا اور پھر موقعہ پاتے ہی اس نے حیا کے کنپٹی چوم لی حیا نے گھورا مصطفیٰ نے دیکھا وہ

دونوں اپنی باتوں میں لگیں ہوئے تھے

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

"ہم نہیں دیکھ رہے ڈیڈی کیری آن!"

بُراق کی آواز پر حیا کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور مصطفیٰ نے اپنے ہسنی دبائی اور بُراق کو پکڑا

"تمہیں تو میں بتاتا ہوں!"

"پاپا پلینز ایسی باتیں میں نہیں سنتا ایم آگڈ بوئی کیوں الان۔"

اس کی ہمیشہ عادت تھیں جو بھی کہتا اینڈ پہ الان سے تائید چاہتا۔

اور الان صرف تاسف سے سر ہلا کر رہ جاتا

مصطفیٰ نے ایک بازو سے بُراق کو جبکہ دوسرے سے الان کو اٹھایا اور حیا کے قریب آیا اور ساتھ

بیٹھایا

"ایسا کبھی مت سوچنا کہ ڈیڈی اپنی صرف بی بی گرل سے پیار کرتے ہیں ڈیڈی کے پیار کو کوئی

کاؤنٹ نہیں کر سکتا اگر حیا میری روح ہے تو تم دنوں میرے جسم کا حصہ ہو میرا خون ہو

سب سے بڑھ کر تم لوگ میرا فیوچر ہو مائی بونز اور وہ سامنے تصویر دیکھ رہے ہو یہ تب کی تھیں جب

تم لوگ پیدا نہیں ہوئے تھے اور میں خوشی سے پاگل ہو گیا دیوانہ ہو گیا میرے دو پیارے سے بیٹے

آرہے ہیں اور یہ میں نے اس تصویر کے بے شمار کاپیاں کر کے ہر جگہ لگا دیں جہاں میری نظر پڑے

اور سب سے بڑا دکھ تب ہوا جب آپ کے ٹائیم میں بے ہوش تھا مجھے وہ مومنٹ نہ مل سکا جب

اپنے کیوٹ سے بونز کو اپنی گود میں نہ اٹھا سکا ڈیم اٹ مت پوچھو بہت تکلیف ہو ہی تھیں لیکن تم

دونوں کے پیارے پیارے چہرے دیکھتے ہی سب درد ساری تکلیفیں بھول گیا۔"

مصطفیٰ نے حیا کو دیکھا جو بہت غور سے اسے سُن رہی تھیں مصطفیٰ کو خود پر دیکھتا پا کر وہ ہولے سے مسکرائی اور پھر اس نے اپنے دونوں بچوں کو دیکھا جو مصطفیٰ کے ساتھ لگے اپنے ڈیڈی کی گرم سینے کی گرمائش پاتے ہی ان کے اندر گنودگی چھا گئی اور ان کی تقریباً آنکھیں بند ہونے لگی مصطفیٰ نے آگئے بڑھ کر اپنے بیٹوں کے سروں پر پیار کیا

"ڈیڈی آگئے بھی بولے میں سُن رہا ہوں!"

بُراق بڑبڑایا

مصطفیٰ ہنس پڑا

"یہ نہیں سُدھرے گا کیوں الان؟"

الان واقعی میں اب سو گیا تھا

"چلوں بوائز ڈیڈی آپ کو کمرے میں لیں جائے۔"

حیا نے ان کے بڑھ کر گال چومے اور دعا پھونک دیں اور مصطفیٰ نے اپنے دونوں مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر ان کے کمرے کی طرف بڑھا

آفٹر ٹو ایر

آج اسٹریا میں سُنبھری دھوپ نکلی ہوئی تھیں دو دن کے بارش کے بعد دھوپ نے اس جگہ کو نکھار دیا تھا یہ جولائی کے مونسون کے دن ہی تھے جس میں آدھی سے زیادہ بارشیں ہی ہوئی لوگ دھوپ کے لیں ترس گئے تھے اور آج ان کی تشنگی پوری ہوئی مصطفیٰ ٹریس لان کے پودے سیٹ کر رہا تھا جب کے نیچے بُراق اور الان کی فٹ بال کھیلنے کی آواز آرہی تھیں اور اس پر مصطفیٰ کی اونچی اونچی آواز میں تائید

"احتیاط سے کھیلنا چوٹ لگی تو مار کھاؤ گئے کانٹوں سے بھری جگہ نہ جانا بونز غلط کر رہے ہو۔"
تو بُراق چھوڑ دیتا

"یار پاپا اس سے اچھا ہے ہم نہ ہی کھیلے۔"

بُراق گھورتے ہوئے دور سے بولتا وہ جب مصطفیٰ سے ناراض ہو جاتا تو پاپا ہی بولتا اور مصطفیٰ کو اس کا پاپا بولنا نہیں پسند وہ ہمیشہ ڈیڈی لفظ ہی پسند کرتا
"مار کھاؤ گئے بُراق ڈیڈی!"

"مصطفیٰ نے اپنے کلوز سیٹ کیے اور ان جھک کر ایک گلاب کا خوبصورت پھول نکلانے لگا جب کسی کے چھوٹے اور چبی سے بازو نے اس کے ٹانگوں کو لپیٹا

Dadda

اور یہ کسی اور کی آواز نہیں امیرا کی آواز تھیں

اس نے سارا سال ایک ہی لفظ سیکھا تھا Dadda

مصطفیٰ مڑا اور اس نے بڑھا کر دیکھا اس کی گولڈن بالوں والی پرنس کھڑی تھیں اس نے بلیک کلر کی فراک جس پر خوبصورت سے پھولوں کے نقش بنے ہوئے تھے بالوں کو ہائی پانی بنائی جس کی پونی میں بھی پنک پھول لگا ہوا تھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مصطفیٰ نے بڑھا کر بازو سے اسے اٹھایا اور اسے پیار کرنے لگا

"ڈیڈی کی جان!۔"

اور امیرا کھکھلا کر مصطفیٰ کی گردن میں منہ دینے لگی

وقت کے ساتھ ساتھ ایک چیز مصطفیٰ میں بہت کم ہوئی تھی وہ اس کی اوور نیٹنس ابھی بھی اس کے ہاتھ میں اور چہرے پہ مٹی لگی ہوئی تھیں لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا پہلے تو سوچنے کی لیں تو وہ تھا اس کی پریشانیاں تھیں لیکن اب ایسا نہیں تھا اب اس کی سوچ کا دائرہ بڑھ گیا تھا جس میں حیا، اس کے بچے تھیں جن میں اس کی جان بسی ہوئی تھیں

"مائی کیوٹ لٹل پرنس واپس آگئی بے بی از کیوٹ نا؟"

ابھی ابھی وہ حیا کے ساتھ فجر اور ولی کی بیٹی دعا دیکھنے گئے تھے امیرا کو شوق تھا بے بی کو دیکھنا اسے بے بیز بہت پسند تھے

Dadda baby

"او اس کا مطلب ہے میری جان کو پسند آئی۔"

امیرانے سر اثبات میں ہلایا وہ سب کی باتیں نہیں سمجھتی تھیں صرف اپنے ڈیڈی کی باتیں سمجھ آتی تھیں

"ڈیڈی بے بی !!!"

اب امیرا کے لہجے میں تھوڑی سی ضد مصطفیٰ نے محسوس کی

"یو وائٹ اٹ !"

امیرانے گہری مسکراہٹ سے سر اثبات میں ہلایا

"اپنی مومی کو بتانا !"

مصطفیٰ شرارت سے بولا

"چلو مومی کو ڈھونڈے۔"

مصطفیٰ نے ایک بار پھر اسے پیار کیا اور کلوز اتار کر بڑھا

"یہ ڈیزان بالکل بھی مزے کے نہیں ہے میرا کفیہ بالکل فلورل ہونا چاہئے مسز ڈیوڈ جی جی میں وہی

کہہ رہی ہوں فلورل ہر سال کیا میں چھ مہینے بعد اپنے کفیہ کا نقشہ بدلتی ہوں کیونکہ اسی طرح کسٹمر

اٹریک ہوتے ہیں میرے ہسبنڈ کی بھی پولیسی یہی ہے برنگ کلرز ان یور لائف کریٹ اکر یوٹی جو دل کو چھو لے جی بالکل میری بات نہیں سمجھ آتی آپ کو میرے ہسبنڈ کی آگئی اچھا بعد میں بات کرتے ہیں رکھیں۔"

حیا نے فون رکھا اور لسٹ دیکھ رہی تھیں اس نے اس سال اپنے کفے کا نام بدلا تھا

The tiny fantasy world

رکھا تھا مصطفیٰ نے پوچھا تو اس نے کہا اللہ کے کرم سے اس کی یہ چھوٹی سی دُنیا جس میں وہ مصطفیٰ اور اس کے بچے ہیں کسی فینٹسی سے کم ہے کیا۔"

تو مصطفیٰ بس مسکرا کر رہ جاتا واقعی حیا کے لیں ان سب کا ہونا کسی فینٹسی سے کم نہیں تھا "ہائے امیرا کی دوسری سالگرہ بھی پلین کرنی ہے مصطفیٰ کو پتا چلا تو وہ ہنسے گئے کے میں کوئی کام نہیں کر سکی۔"

کسی نے اسے تیزی سے موڑا حیا نے دیکھا مصطفیٰ ہی تھا "کیوں ہنسوں گا میں!"

مصطفیٰ نے اس کے گھبراتے دل کی دھڑکنیں واضح سنی

"آپ جن کی طرح کیوں ڈراتے ہیں مسٹر اور ہر جگہ ضرور کان رکھنے ہوتے ہیں آپ کو۔"

مصطفیٰ نے اس کے گالوں کو پکڑا

"ہر وقت سٹریس میں کیوں رہتی ہو یا ریلیکس!"

وہ اس کے گال سہلا رہا تھا

"ایک ہفتے میں کیسے سب ہو گا مصطفیٰ!"

ساری انا کو گرا کر وہ اب اپنے سپر ہیرو سے مدد مانگ رہی تھیں اور سپر ہیرو کبھی بھی اس کا مزاق

نہیں اڑاتا تھا بلکہ پیار اور بھر محبت سے بھرا بوسہ اس کے سر پہ دیتا

"تمہارا مصطفیٰ ہے نا!"

ہاں جب اس کا مصطفیٰ ہے نا تو کون سا ڈر اور پریشانی

اور حیا کے اعصاب بس چار لفظوں پر ڈیکھلے پر جاتیں

"تھینک یو مصطفیٰ!"

"یور الویز ولکیم مائی لو!"

اس نے حیا کا سر اٹھایا اور جھک کر اسے پیار کیا حیا نے اس کے گالوں پہ مارا

"سدھر جائے مسٹر یہ بُراق صاحب شیطان کی طرح ہر جگہ نمودار ہو جائے گا۔"

اس سے پہلے مصطفیٰ بولتا دروازہ کھولتے بُراق آیا

"ممی میں ڈیول بالکل نہیں ہوں میں تو ایک اینیجل ہوں جو ہر وقت انسانوں کے قریب ہوتا ہے۔"

مصطفیٰ مڑا اور اسے ہنسی آئی

"تم ہر جگہ کیوں آجاتے ہو!"

لہجے میں تھورا باپ والا رعب آگیا یہ بُراق کی شرارتیں

"ہاں فرشتوں کی طرح ہمارا حساب کتاب رکھنا!"

حیا نے بھی گھورا

"ہاں تو پھر بھی اینجبل تو ہونا!"

کمال کی معصومیت سے کہا گیا

"فٹ بال سے جلدی تنگ آگئے۔"

اب مصطفیٰ کو پرائوٹسی چاہیے تھیں اس لیں مزید گھوری ڈال کر بولا

"آپ کی کمٹری کے بغیر فٹ بال بالکل بور تھا۔"

"ٹھہرو ابھی بتاتا ہوں میں بعد میں اوگا اور تب تک سارے کام سے فارغ ہو جانا ٹھیک ہے۔"

یہ ٹھم تھا اور حیا جانتی تھیں کہ اس کا ٹھم نہیں ٹالنا اس لیں سر ہلایا

مصطفیٰ نے بڑھ کر اپنے بازو فولڈ کیے

"چلے بُراق مصطفیٰ ہو جائیں میچ!"

لہجہ خاصا چیلنجنگ تھا

"ہار جائے گئے ڈیڈی رہنے دیں۔"

بُراق بولا

"اچھا چلو دیکھتے ہیں۔"

"حیا زرا ولی کو کال ملانا اسے بھی بلواؤں۔"

اب بُراق گھبرا گیا کیونکہ ولی فٹ بال کا چمپین تھا مصطفیٰ تو بیشک بیٹوں کی پیار میں جان بوجھ کر ہار جاتا تھا لیکن ولی اسے تو عشق تھا اس کا کوئی لحاظ نہیں تھا

"بُراق مصطفیٰ ڈر گئے!"

مصطفیٰ نے اس کے بال بگاڑے

"نہ نہ نہیں تو ٹھیک ہے بلائے ولی چاچو کو میں الان کو بلواتا ہوں۔"

حیا کھل کر ہنس پڑی اور دل سے اپنی گھر والوں کی خوشیوں کی دعا مناگی۔

☆☆☆☆☆☆

اختتام پذیر

بس مصطفیٰ کا بھوت سر سے نکالنا پڑے گا اس لیے اب یہ سیریز واقعی ختم ہے امید کرتی ہوں جس طرح میرے دی ون اور فارایور کو پسند کیا گیا ویسے ہی چھوٹے سے سینز بھی پسند کیا جائے گا دعا میں یاد رکھیے۔